بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلّیاً

سوال میں مذکورہ ویب سائٹ (Amazon) پر خرید و فروخت کے طریقۂ کار کی جو تفصیل ذکر کی گئی ہے کہ بیع کا معاملہ کرتے وقت مطلوبہ چیز فروخت کنندہ کی ملکیت میں نہیں ہوتی، بلکہ بیع کا معاملہ مکمل ہو جانے کے بعد فروخت کنندہ کسی تیسری پارٹی (اسٹور وغیرہ) سے وہ چیز خریدتا ہے اور اس تیسری پارٹی کے ذمہ ہوتا ہے کہ وہ چیز فروخت کنندہ کے گاہک تک پہنچائے (یعنی فروخت کنندہ اپنی فروخت کردہ چیز کو نہ دیکھتا ہے، نہ اس پر قبضہ کرتا ہے اور نہ ہی فروخت کرتے وقت اس کا مالک ہوتا ہے)، تو ایسی صورت میں یہ بیع شرعاً درست نہیں ہے، اس لئے کہ غیر مملوک چیز (جو ملکیت میں نہ ہو) کو ملکیت اور قبضہ حاصل کرنے سے پہلے فروخت کرنا ناجائز اور باطل ہے، اس سے اجتناب لازم ہے۔

البتہ اگر درج ذیل صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار کرلی جائے تو یہ کاروبار جائز ہو سکتا ہے:

۱) گاہک کو اس کی مطلوبہ چیز فروخت کرنے سے پہلے فروخت کنندہ (سائل) تیسری پارٹی (اسٹور وغیرہ) سے وہ چیز خرید لے، خریدنے کے بعد اگر فروخت کنندہ کے لئے خود اس پر قبضہ کرنا مشکل ہو تو اس تیسری پارٹی کے علاوہ کسی کو اپنا وکیل اور نمائندہ بنائے جو فروخت کنندہ کی طرف سے اس چیز پر قبضہ کر لے، اس کے بعد فروخت کنندہ مذکورہ ویب سائٹ پر وہ چیز گاہک کو فروخت کر دے، اس طریقہ سے خرید و فروخت کا معاملہ درست ہو جائے گا، اور اس صورت میں راستے کا رِسک (Risk) فروخت کنندہ (سائل) پر ہو گا۔ (ہماری معلومات کے مطابق مذکورہ ویب سائٹ خرید و فروخت کا یہ طریقۂ کار بھی فراہم کرتی ہے۔)

۲) دوسری صورت یہ ہے کہ فروخت کنندہ (سائل) اس تیسری پارٹی (اسٹور وغیرہ) کا ایجنٹ بن کر اس کی چیز فروخت کرے، اور اس کے ساتھ اس طرح اجرت طے کر لے کہ فی آئٹم دس روپے مثلاً متعین اجرت ہو گی، اور بقیہ اجرت سیل کا اتنے فیصد (مثلاً ایک فیصد) ہو گی، تو اس طریقہ سے بھی خرید و فروخت کا معاملہ درست ہو جائے گا، اور اس صورت میں آپ کے قبضہ کی ضرورت بھی نہیں ہو گی، اور راستے کا رِسک (Risk) بھی اسٹور والوں پر ہو گا۔ (ماخذ التبویب بتصرف: ۲۰۵۸/۷۳-۱۹۳۹/۵۰)

سنن النسائي بشرح السيوطي وحاشية السندي (٧/ ٣٣٣)

عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ليس على رجل بيعٌ فيما لا يملك".

الهداية في شرح بداية المبتدي (٣/ ٥٩)

"ومن اشترى شيئا مما ينقل ويحول، لم يجز له بيعه حتى يقبضه"؛ لأنه عليه الصلاة والسلام نهى عن بيع ما لم يقبض، ولأن فيه غرر انفساخ العقد على اعتبار الهلاك.

جاری ہے۔۔۔

CamScanner

فقه البيوع (١/ ٣٣٣)

ويشترط لانعقاد البيع أن يكون المبيع مملوكاً للبائع. فبيع ما لا يملكه البائع باطل.

...............................والله تعالى أعلم بالصواب

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

٢/ ربیع الاول/ ١٤٤٢ھ

٢٠/ اکتوبر/ 2020ء

احسن رضا عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

٢/ ربیع الاول/ ١٤٤٢ھ

٢٠/ اکتوبر/ 2020ء

الجواب صحیح

محمد عبد اللہ عفی عنہ

٣-٣-١٤٤٢ھ

الجواب صحیح

٢/ ٣/ ١٤٤٢ھ

الجواب صحیح

عبد المنان

٣/ ٣/ ١٤٤٢ھ

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ٢٢١٨/ ٨٦

١٤٤٢/ ٣/ ٢

٢٠٢٠/ ١٠/ ٢٣

جامعہ دار العلوم کراچی

CamScanner